السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قطب وابدال کی شرعی طورپر کیا حیثیت ہے؟کچھ اہل علم مشکوۃ المصابیح کے حوالے سے احادیث پیش کرتے ہیں۔جن میں ابدال وغیرہ کا ذکر ہے۔کتاب وسنت کی روشنی میں اس کے متعلق ہماری راہنمائی کریں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قطب وابدال کی کوئی حیثیت نہیں ہے،ہمارے ہاں صوفیاء حضرات نے اس طرح کی باتیں لوگوں میں مشہور کررکھی ہیں کہ فلاں شخص ابدال میں سے تھا۔مشکوۃالمصابیح کی درج ذیل حدیث کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت شریح بن عبید کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اہل شام کا ذکر کیا گیا اوران سے کہا گیا:اے امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ!ان پر لعنت کریں تو آپ نے فرمایا۔نہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:"ابدال شام میں ہوں گے اور وہ چالیس افراد پر مشتمل ہوں گے۔ان میں سے جب ایک آدمی فوت ہوجائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے کو لے آئے گا ان کی وجہ سے بارش برستی ہے اور ان کے ذریعے دشمنوں سے بدلہ لیا جاتا ہے اوران کی بنا پر اہل شام سے عذاب دور کیا جاتا ہے۔[1]

[اس روایت کو صاحب مشکوۃ نے مسند امام احمد کے حوالہ سے ذکر کیا ہے اورامام احمد رحمة اللہ علیہ نے اس روایت کو مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بیان کیا ہے۔[2]

لیکن یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کے راوی حضرت شریح بن عبید کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت نہیں ہے جیسا کہ حافظ احمد شاکر نے اس کے متعلق لکھا ہے۔[3]اسی طرح امام ابوداؤد رحمة اللہ علیہ نے ایک روایت بیان کی ہے کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت امت میں اختلاف رونما ہوگا تو اہل مدینہ سے ایک آدمی بھاگ کرمکہ مکرمہ آئے گا۔لوگ اس کی مقام ابراہیم اور رکن یمانی کے درمیان بیعت کریں گے پھر جب لوگ یہ منظر دیکھیں گے تو اس کے پاس شام کے ابدال اور عراق کے گروہ آئیں گے اوراس کی بیعت کریں گے۔[4]

لیکن یہ روایت بھی قابل حجت نہیں ہے کیونکہ اس روایت میں ابوقتادہ مدلس راوی ہے جس نے صالح ابی الخلیل سے عن کے صیغہ سے روایت بیان کی ہے پھر اس روایت میں صالح ابی الخلیل کے استاد"صاحب لہ"بھی مجہول ہے،ان علتوں کی وجہ سے یہ روایت بھی ناقابل اعتبار ہے۔ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ اس امت میں تیس ابدال ہوں گے۔[5]

امام احمد بن حنبل رحمة اللہ علیہ نے اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد اسے منکر قرار دیا ہے چنانچہ اس کی سند میں حسن بن ذکوان نامی راوی ضعیف ہونے کی بنا پر یہ روایت ناقابل حجت ہے،حافظ ابن قیم رحمة اللہ علیہ نے اس طرح کی جملہ روایات پر بایں الفاظ تبصرہ کیا ہے۔

[بعض کتب میں ابدال،اقطاب،اغواث،نقباء،نجباء اوروشاء سے متعلق احادیث ہیں،اس طرح کی تمام روایات باطل ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف باطل طور پرانہیں منسوب کیا گیا ہے۔''[6]

بہر حال دنیا کا نظام بدلنے یا چلانے والے ابدال سراسر جھوٹ کا پلندا ہیں،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کی کوئی روایت صحیح سند سے ثابت نہیں ہے۔(واللہ اعلم)

---

[1] مشکوۃ۔ذکر اہل شام،حدیث نمبر:6277۔

[2] مسند امام احمد،ص:112۔ج1۔۔

[3] مسند امام احمد،ص:171،ج2۔تحقیق احمد شاکر۔۔

[4] ابوداؤدالمھدی:4286۔

[5] مسند امام احمد،ص:322۔ج5۔

[6] المنارالمنیف،ص:136۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب